مقالہ نگار : محمد آدم

نگراں : پروفیسر قاضی عبید الرحمان

شعبہ : شعبۂ اردو

موضوع : ہندوستان میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی اردو خدمات ابتدا تا حال

تلخیص

اطلاعات ونشریات کے آغاز کا سلسلہ انسان کے وجود سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔خواہ وہ دن بھر کی روداد بیان کر کے ہو، یا ایک خاص قسم سے آواز بلند کر کے مخصوص اشاروں، آوازوں، اور رنگوں کا استعمال کر کے لوگوں کو اطلاع فراہم کرنا وغیرہ۔ضرورتیں بڑھتی گئیں اور وقت کے ساتھ کاموں کو جلد اور جاذب انداز میں پیش کرنے اور اس سے لطف اٹھانے کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہوتا چلا گیا۔آج ترقی کے نئے نئے زاویے اور امکانات (Possibilities) ہر میدان میں خصوصاً نشر واشاعت کے میدان میں روشن سے روشن تر ہوتے جا رہے ہیں۔

ہندوستان زمانہ ماقبل تاریخ سے ہی زبانوں اور تہذیبوں کی آمیزش کی آماجگاہ رہا ہے۔جب آریہ یہاں آئے تو دراوڑوں کی شہری تہذیب موجود تھی ظاہر ہے اس نے اپنے سے پہلے آئی ہوئی اقوام کے اثرات جذب کیے تھے۔ترک اور ایرانی جب ہندوستان آئے تو وہ اپنے ساتھ ترکی فارسی اور عربی الفاظ بھی لائے اس وقت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مختلف اپ بھرنش جدید ہندوتانی زبانوں کے مرحلے میں داخل ہو رہے تھے ان ہی کو امیر خسرو نے ہندوی کہا ہے جو مراحل اور کئی ناموں سے گذر کر آج اردو کے نام سے رائج اور قائم ہے۔

دراصل لسانیات میں زبان وہ ہے جو بولی جائے۔اس اعتبار سے اردو واحد زبان ہے جو اپنے دور عروج میں ملک کے طول وعرض میں بولی اور سمجھی جاتی تھی۔کسی کو اس دعوے پر کہ اردو زبان پورے ملک میں بولی جاتی ہے پر اعتراض ہوسکتا ہے مگر اس زبان کے سمجھنے اور علاقائی بولیوں کے ساتھ اس کے جملے، محاورے، ضرب المثال اور کہاوتوں کے برتنے پر سب کو اتفاق ہوگا۔

جب ہندوستان میں ریڈیو اور پھر ٹیلی ویژن کی شروعات ہوئی تو یہاں کی سرکاری زبان ہندی ہوتے ہوئے بھی اردو کی شیرینی، اثر پذیری نے اپنی اہمیت کا احساس دلایا اور میڈیا کی زبان بھی بن گئی۔

ذرائع ابلاغ کے جدید وسائل کی ایجاد کے بعد ہمارے ملک میں اردو ایک ایسی زبان بنی جس نے ترسیلی آلات کا بھرپور ساتھ دیا۔ریڈیو ٹلی ویژن سے عوام کو براہ راست جوڑنے میں اس زبان کا کردار اہم رہا ہے۔جیسا کہ معلوم ہے کہ الیکٹرانک میڈیا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تاثرات یا محسوسات کو حواس تک پہنچاتا ہے اور آرٹسٹ یا فنکار کے اظہار کا وسیلہ بن کر عوام وخواص تک پہنچتا ہے۔

ابلاغ کا مطلب ہی ہوتا ہے بھیجنا یا پہنچانا۔ہر وہ ذریعے جو معاشرے واقوام کے خیالات کو برقی قوتوں کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلاتے یا ہماری سمعی وبصری حسوں کو متاثر کرتے ہیں، برقی ذرائع ابلاغ یا الیکٹرانک میڈیا کہلاتے ہیں۔جس کے مشہور ذرائع ہیں ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنٹ، فوٹو گرافی فلم، لیڈ ہورڈنگ (Led Hoarding) وغیرہ۔

یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے ۔ پہلے باب میں الیکٹرانک میڈیا کیا ہے اوراس کی جہات اورسمت کی وضاحت کے لیے الیکٹرانک میڈیا کا تعارف،الیکٹرانک میڈیا کی تاریخ، ٹیلی گراف کا آغاز، ریڈیو کا آغاز وارتقا، ریڈیو کی ایجاد کا محرک اورایف ۔ایم۔ ریڈیو کی تاریخ، ٹیلی ویژن کا آغاز اور ویوس (Waves) اورسیٹ لائٹ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے سیٹلائٹ کی تاریخ اور کمیونی کیشن سیٹ لائٹ اورانٹرنٹ کا تعارف ،انٹرنٹ کے آغاز کا محرک اورانٹرنٹ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے ہندوستان میں الیکٹرانک میڈیا اورٹیلی گراف کی آمد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ہندوستان میں ریڈیو کی تاریخ بیان کرتے ہوئے آزاد ہندوستان میں ریڈیو کی تاریخ، برطانوی نشریاتی ادارہ بی بی سی، ایف ایم ریڈیو، وطن عزیز میں انٹرنٹ، ورلڈ اسپیس سیٹ لائٹ ریڈیو، برقی ابلاغ کے مثبت ومنفی پہلو، ذرائع ابلاغ کے فائدے، دنیا بھرمیں میڈیا پر اخراجات وغیرہ کا مفصل مگر جامع جائزہ پیش کیا گیاہے تاکہ ہندوستان میں ریڈیواورٹیلی ویژن کی اردوخدمات کی وضاحت میں آسانی ہوسکے ۔کیوں کہ تاریخ سے لٹ کر کسی دور کو سمجھنا اوراس کے کوائف سے مستفید ہونا سعی لاحاصل ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں ’ہندوستان میں اردونشریات کے اہم مراکز اور خدمات‘ کے تحت۔اردو کے اہم مراکز اوران کی خدمات کا مختصر مگر جامع جائزہٗ آل انڈیا ریڈیو کے 231اسٹیشنس کے 372ٹرانسمیٹر کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو کے مختلف سینٹرس سے نشر ہونے والی اردونشریات کوایک ٹیبل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ساتھ ہی اردوخبروں کی صوبائی بلیٹن،نشریات ،جن میں علاقائی خبریں بھی شامل ہوتی رہتی ہیں ان سب مراکز کی تفصیل دی گئی ہیں جہاں سے اردوخبریں نشر ہوتی ہیں۔ پھر بی بی سی اور ورلڈسروس سے نشر ہونے والی زبانیں اورویب سائٹس کی بھی تفصیل درج کردی گئی ہیں ساتھ ہی بی بی سی کے سامعین کی تعداد کی سروے رپورٹ بھی پیش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ وائس آف امریکہ اپنی نشریات 44زبانوں میں پیش کررہاہے، ریڈیوچین 55 زبانوں میں اپنی نشریات پیش کرتا ہے اس کی تفصیل بھی پیش کی گئی ہے۔اس کے بعد ٹیلی ویژن کے اہم مراکز اوران کی خدمات کی تفصیل پروگرام چارٹ کے ساتھ پیش کی گئی ہے،ساتھ ہی ٹیلی ویژن چینلوں کی کارکردگی کا جائزہ تجزیاتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔

تیسرا باب ریڈیواورٹیلی ویژن کی زبان ماضی تاحال کے ایک اجمالی جائزہ‘ پر مشتمل ہے جس میں اردوزبان سے ریڈیواورٹیلی ویژن کا جوتعلق رہا ہے اوراس میں جس قسم کی تبدیلیاں آتی رہی ہیں اس کا بیان اورموجودہ عہد میں ریڈیواورٹیلی ویژن پرنشر ہونے والے پروگراموں کا جائزہ پیش کیا گیاہے۔ ریڈیوارٹیلی ویژن کے پروگراموں کوہندوستانی تناظر میں ہی دیکھا گیا ہے۔ ہم نے ہندوستانی ریڈیواورٹیلی ویژن کا ہی جائزہ لیا ہے تاکہ موضوع سے انصاف ہوسکے۔

چوتھے باب میں اردو کی مختلف اصناف کے ارتقا میں ریڈیواورٹیلی ویژن کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔جیسا کہ واضح ہے کہ نشریات نے ادب کی ترویج کے لیے مختلف ادبی اورنثری اصناف کا سہارالیا ہے۔ ہم نے اپنے مقالے میں اس کا ایک مبسوط جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ڈرامہ،شاعری،فیچرنگاری، ڈاکومنٹری، انٹرویوز، مباحثہ، ٹاک،غنائیہ وغیرہ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے اورساتھ ہی اردوڈرامہ کے اہم ستون کوشخصیات کے حوالے سے واضح کیا گیا ہے۔ ریڈیائی ڈرامہ کے فن پر کتابوں کے تذکرے کے ساتھ ساتھ ورلڈ اسپیس سیٹلائٹ ریڈیو پرنشر ہونے والے ریڈیائی ڈراموں کا بھی جائزہ لیا گیاہے۔غزل،قوالی اورصوفیانہ کلام کی مقبولیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور دیگر اصناف کے ذیل میں اس پر بھی خامہ فرسائی کی گئی ہے۔فیچر پر اردو کے اہم فیچرنگاروں کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔

پانچویں اورآخری باب میں ریڈیوٹیلی ویژن سے منسلک اردو کی اہم شخصیات رفتگاں وقائماں کے حوالے سے ان کے انسلاک کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ ریڈیو کے ایوان میں جن شخصیات نے اپنی خدمات کے روشن باب قائم کیے ان کا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔جن سے ریڈیو کواور جن کو ریڈیو سے فائدہ پہنچا۔